یادوں کے سائباں
ی ک خورشید

یادوں کے سائبان
عارف خورشید
نوائے دکن پبلیکیشنز۔۳

سرورق : محمد عبدالقدیر بیدری

کتابت : عزیز کاتب

ترتیب وتہذیب : زاہد حسن خان

ناشر : عارف خورشید

طباعت : اجنٹا آفسیٹ پریس، اورنگ آباد

سال اشاعت : ۱۹۸۷ء

تعداد : ایک ہزار

ملنے کے پتے :۔ لوائے دکن پبلیکیشنز

۱-۱۹-۱۰۰ نزد مسجد سرائے جونا بازار اورنگ آباد ۴۳۱۰۰۱

• عارف خورشید

بیت العنکبوت کٹ کٹ دروازہ، اورنگ آباد

• افسر خان

معراج سویٹ مہدی پٹنم حیدرآباد

نام:- خان عارف علی

قلمی نام:- عارف خورشید

پیدائش:- یکم ڈسمبر ۱۹۵۰ء اورنگ آباد

تعلیم:- بی۔کام۔ ایم اے (اردو) بی پی ایڈ

پیشہ:- مدرس مولانا آزاد ہائی اسکول
اورنگ آباد

سہولت

جا سکی ایک کرن بھی نہ جہاں تک عارف
میری خورشید وہاں تک بھی سواری جائے

عارف خورشید

انتساب

اپنے دوست خلیل الحق فاروقی کے نام
جن سے میں نے پریشانی کے لمحات میں
مسکرانا سیکھا۔

بڑی بات

افسانچہ یا منی کہانی، آج کے مشینی دور کی دین ہے، اگرچہ اس صنف نے ابھی پورے طور پر ادب کے قلعوں پر یلغار نہیں کیا ہے تاہم یہ توقع ضرور کی جاسکتی ہے کہ وہ دن دور نہیں جب یہ صنف بھی شعلہ بن کر ادبی ماحول پر چھا جائے گی۔

افسانچہ لکھنا ویسے زیادہ مشکل کام ہے کیوں کہ اس کے خالق کو کم سے کم الفاظ میں ایسی بات کہنی ہوتی ہے جو یا تو ذہن پر نیوٹرن بم کی طرح دھماکہ کرے یا پھر اتنا لطیف خیال ہو جس کی خوشبو دل و دماغ کو معطر کر دے۔ افسانچے کے موضوعات وہی سب کچھ ہیں جو ایک اچھے افسانے کے ہو سکتے ہیں۔ اس میں فلسفہ تصوف، زندگی کے مسائل، روحانی جذبات نگاری، ذات کا کرب، حالات کی ستم ظریفی، قرادیت، جذبات کی چبھن محسوسات کا لاوا وغیرہ سب کچھ ہی سمویا جا سکتا ہے۔ اس کا اسلوب سادہ بھی ہو سکتا ہے اور خود کلامی اور بیانیہ بھی اپنایا جا سکتا ہے۔ لیکن اختصار اولین شرط ہے۔

کامیاب افسانچے نہ صرف اپنی معنویت اور افادیت کو تسلیم کراتے ہیں بلکہ قاری کے دل و دماغ پر قبضہ بھی کر لیتے ہیں۔ میں اس صنف کو نظم سے بہت قریب تصور کرتا ہوں۔ اگر نثری نظمیں وجود میں نہ آتیں تو آج افسانچہ کا طوطی بولتا ہوتا۔

بلاشبہ جوگندر پال اس کے اولین خالق ہیں۔ طویل افسانے اور ناولیں لکھنے والے تخلیق کار کے ذہن میں اس صنف کی تخلیق کا خیال کیوں کر پیدا ہوا ہوگا یہ تو میں نہیں جانتا، لیکن یہ میرا قیاس ہے کہ شاید شاعروں کی صحبت ہی اس صنف کی محرک بنی ہوگی۔ ویسے بھی ادب میں تجربات کرنے کی بھرپور آزادی ہے۔ اظہار کا وسیلہ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ کسی بھی پیرائے میں اپنی بات کہی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل اور نظم جیسی لازوال اصناف کے باوجود ثلاثی یا تثلیث اپنے قدم جما رہی ہے۔ ورنہ قطعہ اور رباعی بھی اپنی تمام تر معنویت اور افادیت کے ساتھ زندہ ہیں۔

جوگندر پال کے بعد اس صنف سے وابستہ یوں تو کئی نام ہیں۔ لیکن سرزمین مراٹھواڑہ میں عارف خورشید بلاشبہ اس صنف کے حق میں وہ واحد نام ہے جس نے تمام تر ہوش مندی کے ساتھ اسے اپنایا بھی ہے، اور کافی محنت و لگن کے ساتھ اسے صفحۂ قرطاس پر منتقل بھی کیا ہے۔

عارف خورشید کے تمام افسانچے میں نے پڑھے اور پوری دلچسپی کے ساتھ پڑھے ہیں۔ بلکہ بعض افسانچوں کو بار بار پڑھا ہے۔ اس وجہ سے میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کے افسانچوں کے ذریعہ ہم ایک ایسی دنیا میں قدم رکھتے ہیں جہاں کڑی سچائی بھی اس روانی اور خلوص کے

ساتھ سامنے آتی ہے کہ اس کا کرداکیلا پن خود ہمیں اپنی ذات اور اپنے کردار میں محسوس ہونے لگتا ہے۔ مجھے حیرت اس بات پر ہونے لگتی ہے کہ جس سچائی کو وہ اپنے طویل افسانوں اور نظموں میں کہنے سے قاصر ہوتے ہیں افسانچوں میں اپنے تمام تر ذہنی تعصبات سماجی اور معاشرتی پیش بندیوں سے بے نیاز ہو کر لکھ لیتے ہیں اور یہی خوبی مجھے یہ بات کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اگر شاعری اور طویل افسانہ نگاری نہ بھی کریں تو افسانچے انھیں زندہ رکھنے کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

عارف خورشید کے افسانچے فلسفیانہ اور ناصحانہ انداز سے پاک ہیں۔ ان کے پاس خواہ مخواہ کی خود کلامی بھی نہیں ہے۔ مذہبی مُلاّ ہو یا مشرق وسطیٰ میں روزگار کی خاطر بکھرے ہوئے افراد یا گھر کی چار دیواری میں مقید سانسیں، انھوں نے جس پر بھی قلم اٹھایا پوری بے باکی اور دیانت داری سے کاغذ پر منتقل کر لیا اور ایسا تاثر قائم کیا کہ دل و دماغ ایک جھٹکا سا محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان کے پاس تیسرا مرد یا تیسری عورت بلکہ تیسری سچائی اُس جرأت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ جس کا سامنا رات کا اندھیارا تو کیا دن کا اجالا بھی نہیں کر سکتا۔ یہی بے باکی انھیں ایک منفرد انداز عطا کرتی ہے۔

میں اس مضمون کے ذریعہ اوروں کی طرح چند افسانچوں کے حوالے یا ان کے عنوانات دے کر ناانصافی نہیں کرنا چاہتا۔ میں چاہوں گا کہ آن کا قاری ان کے ہر افسانچے کو پڑھے ان کے کردار خود بخود رہنمائی کریں گے۔ اور یہی رہنمائی جہاں اپنے چہروں پر سے نقاب اُلٹے

گی وہیں قاری خود کا چہرہ محسوس کرے گا۔ اور بقول حمایت علی شاعر یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ؎

میں آئینے میں بھی ہوں آئینے کے باہر بھی
میرے وجود کی وحدت میں یہ دوئی کیا ہے

(شاعرؔ)

نورالحسنین

آل انڈیا ریڈیو

(اورنگ آباد)

بانجھ مرد

احسن آج بے انتہا خوش تھا۔ اُسے چوتھی بیوی سے اولاد ہوئی تھی۔ پہلی شادی کے بعد سات سال تک اولاد نہ ہوئی تو اُس نے دوسری شادی کی۔ پانچ سال تک اولاد نہ ہوئی تو اُس نے تیسری شادی کی، تین سال تک اولاد نہ ہوئی۔۔ اخراجات بڑھ گئے تھے۔ اس نے اپنے مکان میں چند کمرے کالج کے طلبہ کو کرائے پر دیے اور اُس نے چوتھی شادی کی۔۔ ایک سال میں اولاد ہو گئی۔۔ اُس نے خفا ہو کر اپنی تینوں بانجھ بیویوں کو طلاق دے دی۔

کم عمر بیوی

شادی کی دِل میں ہزاروں خواہشیں تھیں، محبت میں ناکام ہو کر ایک مرتبہ اُس نے زہر بھی پیا تھا موت تو اُسے کیا آتی اس کے بعد سے کئی امراض کا شکار رہا۔ زہر نے اُس کے نحیف جسم پر بار ہا وار کیے موت کے سائے اُس کے سر پر ہمیشہ منڈلاتے رہے۔ مگر شادی کی حسرت و ارمان نے اسے مرنے نہ دیا۔ بیماریاں ہوتی رہیں۔ علاج ہوتا رہا۔ اپنے محسن دوست کے ساتھ دواخانوں کے پھیروں میں اُس کی عمر بڑھتی رہی۔ اب اُس کی شادی کو صرف ایک سال ہوا ہے۔ اتنی ارمانوں سے شادی کرنے کے بعد۔۔۔ وہ ایک سال میں چوبیس مرتبہ اپنی بیوی سے لڑائی جھگڑے کر چکا ——

میں نے اُس کے قریبی دوست سے پوچھا۔ تو اُس نے جواب دیا ——:

"بیوی کم عمر ہے۔"

جنگ

"کتنا جوان اور گداز جسم ہے، رات تو یوں گزر جائے گی کہ تھکن کا احساس بھی نہیں ہوگا۔ جسم کے معاملے میں عمر اور خواہش کا رشتہ بھی ساس بہو جیسا ہے، عمر تو دوڑتے ہوئے ہانپنے لگتی ہے مگر۔ خواہش اور دوڑنا چاہتی ہے اور آثارِ قدیمہ کی سیر تو تھکن کا احساس دلاتی ہے"۔

میرے دماغ میں اسی طرح جنگ چل رہی تھی کہ وہ پلٹی اس کا چہرہ صاف نظر آنے لگا۔ محاذ بدل کر پھر سے جنگ شروع ہو گئی۔ "بہت بدصورت ہے بھرا ابھرا کنوارہ جسم کس کام کا۔ کیا اندھیرے میں کردار کی شمع روشن کر کے چہرہ دیکھنا ہے۔ صرف جسم سے جسم ٹکرائے گا اور لذت کی چنگاریاں نکل کر سوکھی گھانس کو دیر تک جلاتی رہیں گی۔ اور کیا چاہتا ہوں میں ۔۔؟"

آج کل میں کسی کو بھی دیکھ کر ایسی باتیں کیوں سوچنے لگا ہوں؟ شمع بھڑکنے کو ہے یا بجھ کر صرف دھوئیں کی لکیر چھوڑ گئی ہے۔۔!

پیاسی روح

تو دو بچوں کا باپ بن گیا ہے اور آج بھی اپنی ازدواجی زندگی سے مطمئن نظر نہیں آتا۔ کیا بات ہے۔ یار، میری بیوی ہمیشہ خاموش رہتی ہے۔ ایسا تو نہیں کہ اس کی مرضی کے خلاف شادی ہوئی ہے۔ نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ تو اُسے پسند نہیں۔ بالکل نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ وہ بچے پیدا کرنا نہیں چاہتی۔ ایسا تو بالکل نہیں ہے۔ اتنے یقین سے کیسے کہہ رہا ہے تو۔ اس نے لانبا کش کھینچتے ہوئے فضا میں دور تک دھواں بکھیرا اور کہا، وہ میرے لحاف میں اکثر زبردستی گھس آتی ہے۔ تو اور کیا چاہتا ہے تو۔ ہاں اب سمجھا۔ کیا سمجھا۔ یہی کہ تیری بیوی نیک عورت ہے۔ وہ کیسے۔ اس لیے کہ وہ تیرے ہی لحاف میں زبردستی گھس آتی ہے۔

جدید افسانہ

میں M.com کر رہا تھا۔ اور وہ "جدید افسانہ میں عورت کا مقام" پر P.hd کر رہی تھی۔ ہم دونوں کی راہیں بالکل الگ الگ تھیں۔ مگر یونیورسٹی میں ہم ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ وہ بھی کالج کا قصہ بڑی احتیاط سے سنایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے بھی اس لڑکی کے بارے میں کہا جس کو میں بہت چاہتا تھا۔ مگر شادی نہیں کر سکا۔ اس نے کہا۔ "سوچ سمجھ کر محبت کرنی چاہیئے۔" "محبت اور سوچ سمجھ کر۔" میں نے تضحیک آمیز لہجہ میں کہا اور مجھے جدید افسانہ میں عورت کا مقام سمجھ میں آ گیا۔

افسانچہ

میں معائنہ کروا کر دواخانے سے لوٹ رہی تھی۔ ایسی حالت میں دواخانے سے ٹیکسی اسٹانڈ تک جانا محال تھا۔ آہستہ آہستہ میں چلی جا رہی تھی کہ میرے پیچھے ایک اسکوٹر آکر رکی، اسکوٹر والے نے کہنا شروع کیا۔ "محترمہ بچہ پیدا کرنا عورت کی سب سے بڑی خواہش ہے مگر میری درخواست ہے کہ جسم سے جھٹکتے ہی اسے سڑک پر مت چھوڑ دیجیے گا ہم گاڑی چلانے والوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔"

پلٹ کر دیکھا تو وہ مسکرا رہے تھے جن کا بوجھ اٹھائے میں پھر رہی ہوں۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ "گاڑی چلانے والے کو تکلیف بعد میں ہو گی۔ فی الحال تو راستہ تکلیف میں ہے۔"

دردِ محبّت

دردبہت آرہے ہیں ۔ مجھے دواخانہ لے چلو۔ یہ دردبہت تکلیف دہ ہوتے ہیں ۔ اگر یہ درد نہ ہوں تو ۔۔۔؟
اسی لیے اولاد سے ماں کو بہت زیادہ محبت ہوتی ہے ۔ باپ کو اتنی نہیں ۔

امانت

مجھے کبھی دے دو جو تم اپنے چاہنے والے کو دے چکی ہو۔
میں امانت میں خیانت نہیں کرتی تم کسی اور سے لے تو مجھے اعتراض
نہیں ہوگا۔

وہ بھی دے چکی ہو تو۔!
لگتا ہے سبھی دے چکے۔ اس صدی میں سب کو جلدی ہے۔
میری طرح کون وقت کا انتظار کرتا ہے۔

تیسری قسم کی؟

میں شادی کرنا چاہ رہا ہوں۔
کس سے۔؟
عورت سے۔
ہمارے ہندوستانی معاشرے میں مرد عورت سے ہی شادی کرتا ہے۔ میں جاننا چاہ رہا ہوں، کون سی عورت سے۔؟ ایک تو وہ عورت ہوتی ہے جو ایک کیلو ہری مرچ سے کم قیمت پر ملتی ہے۔ جس سے رات میں شادی کی اور صبح ہونے سے قبل طلاق دے دی۔
دوسری وہ جو چکا کر ملتی ہے کہ ان کی بڑی بہن کا سات ہزار تھا۔ ان کی والدہ کا بھی سات ہزار تھا۔ ان کا چھ ہزار نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ عورت ساری زندگی کوڑھ بن کر اپنی ہر خواہش کے بدن پر پھوٹتی رہتی ہے۔ اور تیسری وہ جو

ساری زندگی کے سرمائے کے عوض بھی نہیں ملتی اور
ہر سانس میں شامل ہوتی ہے۔
اس تیسری قسم کی عورت سے شادی کس طرح کی جاتی
ہے ۔؟
اس طرح کہ من ہی من میں شادی کرلو اور روز رات کو
اس کے بارے میں سوچ کر سوجایا کرو۔
تو پھر اس سے اولاد کیسے ہوگی ۔؟
یہ غزلیں۔ نظمیں۔ افسانے اور افسانچہ آخر کیا ہیں۔؟

تلاش

وہ مجھے بہت چاہتے ہیں اور میری ہر خوشی کا خیال رکھتے
ہیں۔ بس اُن میں یہی ایک کمزوری ہے کہ وہ بہت اصول
پسند اور ہر کام اس کے مقررہ وقت پر کرنے کے قائل ہیں
اور میں بہت لاابالی مزاج کا مرد چاہتی ہوں جس کو جذبات
میں یہ خیال ہی نہ رہے کہ وہ اشرف المخلوقات میں سے ہے
جیسے تمھیں نہیں رہتا۔
تمھیں پہلے تو معلوم نہیں تھا کہ میں اس مزاج کا آدمی ہوں۔
اس قسم کے مرد کی تلاش میں تو میں اپنے آپ کو کئی مرتبہ
خرچ کر چکی ہوں۔ آخرکار تم مل ہی گئے نا۔

انصاف

وہ میرے قریب سے قریب تر آگئی میں نے اپنے بارے میں اسے کبھی بھی کچھ نہیں بتایا کتنی حسین لڑکیاں میری زندگی میں آئیں اور چلی گئیں کتنی راتیں حسین جسموں سے کھیلتے گذری، کون سا وہ شوق تھا جس کی لذت کے راستے سے میں قدم جما کر نہیں گذرا مگر میں اس کے بارے میں اُس کی زبان سے ہی سننا چاہتا تھا جبکہ میں اسکے متعلق تمام معلومات حاصل کر چکا تھا مطمئن تھا کہ میں خود کون سا پارسا ہوں۔
آخر ایک دن میں نے اس سے پوچھ ہی لیا کہ کیا اس قسم کا جذبہ کبھی تمہارے دل میں اس سے قبل کسی کے لیے اُبھرا۔ وہ بڑی معصومیت سے بولی "جانے کیوں دل صرف تمہارے لیے تڑپا ہے" اِس بات کا شدید احساس ہوا کہ مجھے یہ سب کچھ پوچھنا ہی نہیں چاہیے تھا کیوں کہ اس سے قبل یہی جملہ وہ تین لڑکوں سے کہہ چکی تھی میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے اس سے شادی کر لینی چاہیے۔

نسلوں کے فاصلے

یہ زندگی جس کو آج سے چار دن بعد بہر حال موت کا سامنا کرنا ہے اُسے آج ہی ختم کر دوں گا۔ پھر اور جنم لوں گا تا کہ اُس سے محبت کر سکوں جو وفادار ہو۔
مجھ میں وفاداری باقی ہے اسی لیے تو میری شادی دوسرے سے طے کروا دینے کے بعد بھی آج کی رات تمھارے لیے چلی آئی ہوں۔ تم دوبارہ جنم لوگے تب تک نسلوں کے فاصلے اور بھی بڑھ جائیں گے۔ تب کوئی دلھن اپنی شادی سے چار دن قبل اس طرح وفاداری کا ثبوت دینے نہیں آئے گی۔
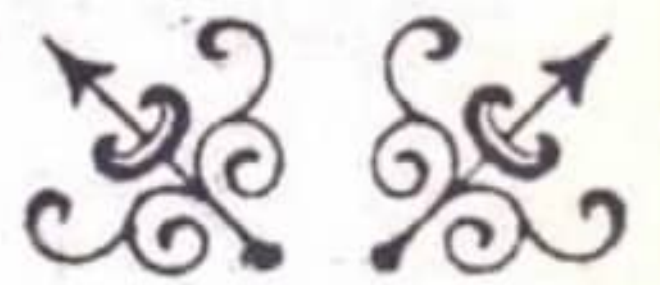
میرِٹ

تم سسرال سے لوٹتے ہی نوٹس لینے میرے روم پر
چلی آئی ہو۔ کیا میرٹ میں آنے کا ارادہ ہے۔؟
اس نے رضوان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
دیکھا۔ جیسے کہہ رہی ہو۔
تم بھی یہی سمجھتے ہو۔
مگر وہ اتنا کہہ سکی۔
ماں باپ کو میری شادی کی بہت جلدی تھی

مصنوعی تنفّس

آج تک نوید لذت کا پیامبر بن کر جسم کی زمین پر اترتا رہا۔ اور آج سے یہی کام محسن سماجی و مذہبی حق سے ادا کرے گا۔ مکمل اندھیرے میں اس کی سانسوں میں نہ وہ گرمی نہ لمس میں وہ نرمی۔ آگ پر رکھا ہوا ٹھنڈا پانی گرم نہ بھی ہونا چاہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ میرا ہاتھ اس کی کمر پر بنگے بیلٹ پر پڑا۔ وہ جاپانی ربر کی بیساکھی کے سہارے چل رہا تھا کہ اس کے چلنے کا احساس تو ہو۔ مگر اس کا لنگڑا پن راستہ محسوس نہ کر سکے میں مطمئن ہو گئی کہ آج بھی میں نوید ہی کی ہوں۔ میری گرفت مضبوط ہو گئی۔ بجلی کا کوندا لپکا۔ پانی کی بوندیں کھڑکی کے شیشے سے اترتی نظر آئیں اور میری گرفت ڈھیلی ہو گئی۔

ردِّ عمل

اُس نے کپڑے پہنتے ہوئے اپنے بوس سے کہا۔ اچھا میں جاتی ہوں بچے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ تم آفس کا وقت ختم ہوتے ہی گھر جانے کی جلدی کرتی ہو اور کہتی ہو بچے انتظار کر رہے ہوں گے کبھی تم نے یہ نہیں کہا کہ شوہر تمھارا انتظار کر رہا ہوگا ــــ وہ انتظار کرتے ہی نہیں۔ میں یہاں سے جا کر اُن کا اور انتظار کرتی ہوں۔

کیا مطلب اور انتظار کرتی ہوں؟ ہاں صحیح ہے بوس جسمانی سکون مجھے وہیں ملتا ہے ــ تو پھر یہ سب کیا ہے یہ انتقام ہے ــ کس طرح کا ــ وہ رات گئے شراب کے نشے میں دُھت لوٹتے ہیں۔ اور انھیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دروازہ میں کھولوں یا گھر کی کام والی ــ

جب دل میں...

تم سے کتنی بار کہا ہے کہ دل پر مت لیا کرو۔ آخر گردے کاہے کے لیے ہیں۔۔؟ — اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو پتھر صدمہ کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرے گردے ٹوٹتے نہیں تڑختے ہیں۔

دوپاٹ

کل تمھیں پھر ایک کال گرل کے ساتھ چوپاٹی پر ٹہلتے دیکھا ۔
مجھے بڑا عجیب سا لگا ۔ ایک عمر کے بعد نوجوانی کی نادانیاں سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہیں تو مزاج میں ٹھہراؤ آجاتا ہے ۔ اتنی عمر ہو جانے کے بعد بھی آج تک تم وہیں کھڑے ہو جہاں کچھ نادانیاں دامن پھیلائے تم سے چند شرارتوں کی بھیک مانگ رہی ہیں ۔ ذرا تو سوچو کہ آج تم جو کر رہے ہو تمھارے بیٹے کو کرنا چاہیے تھا اور ممکن ہے وہ کر رہا ہو ۔ جس کا تمھیں علم نہیں ہے ۔
مگر میں جو کچھ کرتا ہوں ۔ میرا بیٹا بخوبی جانتا ہے ۔
تو اس کی نگاہ میں تم گر گئے ہو ۔
نہیں ۔ بلکہ وہ میری نگاہ میں گر گیا ہے ۔
وہ کیسے ۔ ایسے کہ جو اُسے کرنا چاہیے میں کر رہا ہوں اور جو مجھے کرنا چاہیئے وہ کر رہا ہے ۔

نقطۂ عروج

میں ما شمع ہوں ۔ شمع کو پھونک کر بجھانے کے بجائے اس پر پانی ڈال کر بجھانے سے جو آواز نکلتی ہے وہ باعثِ سکون ہوتی ہے ۔ وہی دراصل لذت کا نقطۂ عروج ہوتا ہے ۔ تم جس سکون کا مظاہرہ کرتے ہو میں اس سے مطمئن نہیں ہو پاتی ۔ اگرچہ کہ تمھاری مردانگی پر ذرا برابر بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا ۔

اگر تمھاری شادی شمع کو پھونک کر بجھانے کے عادی مرد سے ہو گئی تو ۔۔۔ تو میں اس کی شمع گل کر دوں گی ۔

گفتار کا غازی

اس کو دنیا کی دوسری چیزوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ SEX پر اتنی باتیں کرتا کہ مجھے حیرت ہونے لگتی۔

پرسوں اس کی شادی ہوئی تھی اور آج اس کی بیوی یہ کہہ کر میکے چلی گئی کہ "وہ دو راتوں سے صرف باتیں ہی کر رہے ہیں"۔

تب میری سمجھ میں آیا کہ اس کی ساری قوتیں سمٹ کر اس کے منہ میں آگئی ہیں۔

آدھا عذاب

اُس نے کفن سے منہ نکال کر کہا۔ جتنا عذاب
مجھے ہو رہا ہے اتنا تمھیں نہیں۔ جبکہ تم بھی عیاش
تھے۔!
میری عیاشی میں سامنے والی کی مرضی شامل ہوتی تھی
اس لیے آدھا عذاب اُسے ہو رہا ہوگا۔

خفقان

میں اس سے آج بھی سخت نفرت کرتی ہوں۔ اگرچہ وہ میرا شوہر تھا۔ پہلی مرتبہ جب اس نے مجھے چھوا تو بہت کوشش کے باوجود بھی میں اپنی عزت نہیں بچا سکی تھی اور جب اس نے آخری مرتبہ اپنا ناپاک وجود مجھ میں منتقل کر دیا تو مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو گئی تھی۔ کئی مرتبہ جانے کیا سوچ کر خودکشی نہیں کر سکی اور آخر کار اس کا بوجھ اپنے جسم سے جھٹکنے کے بعد میں اس طرح مطمئن ہوئی جس طرح طلاق کے بعد ہوئی تھی اور سوچا بھی نہیں تھا کہ میں بھی اس سے محبت کروں گی جو میری عزت کے عوض وجود میں آئی ہے۔ مگر اب میں اس کو بہت چاہنے لگی ہوں۔

بُرقع

کیوں نیلوفر کو بُرقع پہن کر کالج جانے کے لیے کہا آپ نے۔؟
نیلو خراب بڑی ہوگئی ہے۔
وہ تو بہت پہلے ہی ہوگئی تھی۔
ہاں مگر مجھے کل ہی احساس ہوا جب میں اُس کے کالج گیا تھا۔ نیلوفر تھا ایک لڑکے کے ساتھ چنبیلی کے منڈوے تلے....
کیا بُرقع پہنا کر بھجوانے سے وہ چنبیلی کے منڈوے تلے بیٹھنے سے باز آجائے گی۔؟
نہیں ایسا تو نہیں ہوگا۔ یہ ضرور ہوگا کہ اس کے باپ کا نام بُرقع میں چھُپ جائے گا۔

اکیلا پن

مجھے دوبئی آئے ہوئے تین ماہ کا عرصہ ہو رہا ہے اور میں نوید کے ساتھ ہی رہ رہا ہوں۔ نوید دو سال سے یہاں پر ہے اور بہت مطمئن ہے میں نے اس سے ایک دن کہا۔ یار میں بہت پریشان ہوں۔ بیوی کے بے چینی اور تڑپ سے بھرے خطوط مجھے ہر لمحہ کمزور کر رہے ہیں۔ وہ cassette لگا کر غزلیات Record کرنے میں مصروف تھا میں سوچنے لگا کہ اس کے یہاں آجانے کے بعد ہندوستان میں اس کی بیوی نے جو گل کھلائے اس سے میں اس طرح واقف ہوں کہ اس کے گھر آنے والے دوستوں کی فہرست میں میرا نام بھی تھا یہ سوچ کر اور گھبراہٹ ہونے لگی۔ میری بیوی بھی اکیلی ہے، نوید Cassette لگا چکا تھا اُس نے جواب دیا۔ جب میں یہاں آیا تھا شروع شروع میں اسی طرح کے خطوط آتے تھے اور میں بھی بہت پریشان ہو جایا کرتا تھا مگر رفتہ رفتہ وہ اکیلے پن کی عادی ہو گئی تو پریشان کیوں ہوتا ہے۔ تیری بیوی بھی رفتہ رفتہ رفتہ اکیلے پن کی عادی ہو جائے گی۔

لائسنس

دل اب نئے راستہ پر چلنا نہیں چاہتا۔ پرانا راس
کہیں اپنے شوہر اور بچوں میں کھو گیا ہے۔
اس راستہ کو یاد کرتے رہو مگر ٹہلنا صحت کے لیے ضر
ہے۔
پیسہ دیکر کبھی کبھی گورنمنٹ کے راستہ پر بھی ٹہل لیا
کرو۔!

کرسی سے پلنگ تک

یہ خوبصورت عورت، ہر پروگرام میں دکھائی دیتی ہے
اور آج تو چیف منسٹر کے بازو والی کرسی پر بیٹھی ہے۔
وہ کونے کی کرسی پر جو صاحب بیٹھے ہیں نا یہ ان کی بیوی
ہے۔
وہ تو بہت ہی معمولی آدمی معلوم ہوتا ہے۔
ہاں — مگر بازو والی کرسی نے اسے ایم۔ ایل۔ سی
بنا دیا۔
کیا بازو والا پلنگ اُسے منسٹر بھی بنا سکتا ہے۔؟

پیسہ اور عورت

وہ اپنی سالی سے عاشقی کرتا ہے جبکہ اُس کی بیوی اُس پر بہت بھروسہ کرتی ہے۔
اور اس کی بیوی اپنے دیور کی جیب سے پیسہ نکال لیتی ہے جبکہ اُس کا شوہر اُس پر بہت بھروسہ کرتا ہے۔
پیسہ اور عورت کے معاملے میں سوائے خدا کے کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں کہ اُس کو اِن دونوں چیزوں کی ضرورت نہیں۔

ساتھ

"جس وقت تم یہ محسوس کرو کہ تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتی ہو اس وقت مجھے چھوڑ کر چلی جانا۔ تمھیں اس بات کی اجازت ہے۔"

گھونگھٹ اُٹھا کر اُس نے اُس اجنبی کی جانب دیکھا جو صبح ہی نکاح کے دو بولوں سے اُس کا سب کچھ ہو گیا تھا۔ دل تو چاہا کہ وہ چلائے۔ اِس شخص کو جس کی مردانہ وجاہت متاثر کن تھی جھنجھوڑے۔ مگر شرم و حیا کا دبیز پردہ جو حائل تھا۔ کمرے کا ماحول دعوتِ لطف و کرم دے رہا تھا۔ زندگی تھی کہ زندگی میں جذب ہوتے جا رہی تھی، جذبوں کا یہ میل امنگوں و حسرتوں کا یہ چوراہا۔ مگر فضا میں وہ جملے جو گونجے تو اسے اپنے خون کی رفتار سست ہوتی ہوئی معلوم ہوئی۔
وہ قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے وہ سب کچھ کرنا چاہا جو ایک

چاہنے والے شوہر کو کرنا چاہیئے ـــ رات اپنا سفر طے کر چکی تھی، شرم و حجاب کے پردے آہستہ آہستہ اٹھ گئے تھے ـ
دلہن کے ذہن میں وہ جملہ ابھی تک گونج رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے آخر کار پوچھ ہی لیا۔
"جس وقت تم یہ محسوس کرو کہ تم میرے ساتھ ....."
وہ جملہ مکمل بھی نہیں کر پائی تھی کہ اُس نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ــــ اور کہا:
"ایسا مت کہو میں مر جاؤں گا۔ میں تمھیں چھوڑ نہیں سکتا۔"
اس وقت اُس کی سمجھ میں آ گیا کہ ندیم اپنی بیوی کو چھوڑ کیوں نہیں رہا ہے ـ
جبکہ وہ اسے چھوڑ دینا چاہتی ہے ـ

وہ ہستی

میرے ذہن میں اُس کے یہ جملے گونج رہے ہیں کہ:
"تمھارے چہرے پر غم کی ہلکی سی لکیر بھی میرے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ میری کسی حرکت سے تمھیں تکلیف پہنچی ہو تو میں شرمندہ ہوں۔ آئندہ سے خیال رکھوں گا کہ وہ ہستی جس کو میں اپنے دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں اُسے کوئی دکھ کوئی غم نہ پہنچے ـــــ"۔
میرے خیالات کا سلسلہ اچانک ٹوٹ گیا جب فرقان میرے قریب آکر کھڑا ہو گیا ـــــ اور فرطِ محبت سے اپنی باہیں میری گردن میں حمائل کر دیں۔ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی دیر سے آیا تھا۔ اور یہ سمجھ کر کہ میں خفا ہوں اظہارِ محبت میں مصروف ہو گیا تھا۔
اس کے انتظار میں جاگنا میری عادت بن گئی تھی۔ ایسا

اس کا خیال تھا۔ مگر میں جاگتی کیوں تھی۔ وہ آج تک سمجھ نہیں سکا۔ فرقان اپنی ہوس کی تسکین میں مصروف رہا۔ اور میں ایک بے جان شئے کی طرح ساکت و جامد۔!!

اب دن نکل رہا ہے اور میرے خیالات کا سلسلہ پھر کسی رُکی ہوئی cassette کی طرح چلنے لگا اور میرے ذہن میں نوید کے وہ جملے گونجنے لگے۔ "وہ ہستی جس کو میں اپنے دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں اُسے کوئی دُکھ کوئی غم نہ پہنچے۔"

فرقہ

وہ اپنی خوب صورت بیوی کو بہت چاہتا تھا۔ آج کل
وہ بہت پریشان ہے۔ کہ اس کی بیوی کا منہ فالج کے اثر
سے ٹیڑھا ہوگیا ہے۔ اسی عالمِ پریشانی میں اس نے میری
کتاب لوٹا دی۔ کتاب بہت میلی اور خراب ہوگئی تھی۔ میری
احتیاط پسند طبیعت پر اُس کی یہ حرکت بہت بار گذری۔ اپنی
ناراضگی کا اظہار کیے بغیر میں نہیں رہ سکا اور میں نے کہہ دیا۔
"عجیب جاہل انسان ہیں آپ سلیقے سے کتاب پڑھنا
بھی نہیں جانتے" بھری محفل میں اپنی ذہانت کا سکہ جماتے
ہوئے اُس نے کہا۔ "پڑھے لکھے لوگوں کو کتاب کے مواد سے
مطلب ہوتا ہے۔ تم پڑھو گے یا شو کیس میں سجانے کا ارادہ
ہے" محفل میں ایک قہقہہ بلند ہوا۔ جس سے میرے غصہ
میں اضافہ ہوگیا۔ میں نے بھرپور وار کیا۔ "بیوی کا منہ

ٹیڑھا ہوا ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔۔۔ اس میں عورت پن تو.....‘‘

میں جملہ مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ پورے اعتماد کے ساتھ پھر اُس نے کہا۔

" عورت اور کتاب میں فرق ہوتا ہے بے وقوف۔"

بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا۔

" دونوں ہی کو کھول کر پڑھا جاتا ہے۔ شاید آپ نہیں جانتے؟"

خلوص دل سے....

میں تو مسلسل ایک ہی کام سے بور ہو جاتا ہوں۔

تم برسوں سے نماز پڑھ رہے ہو۔

ہاں — میں عادی ہو گیا ہوں۔

تجربہ

تم نے تو بہت شادیاں کیں۔ سب سے زیادہ لطف
تمھیں کب آیا۔؟
بالکل پہلی بار،
کیوں۔؟
اس لیے کہ ہم دونوں ناتجربہ کار تھے۔

گـــیر“

اِس بھینس کے پیر میں کالا دھاگا کیوں باندھا ہے میاں؟
اِس لیے کہ ”یہ گیر“ بھینس ہے۔ اس کو نظر نہ لگے بعض لوگوں کی نظر ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ پتھر پہ پڑے تو پتھر پھوڑ دیتی ہے میاں۔
اور اگر ”ہیلے“ کی نظر نہ پڑے تو بھینس کی زندگی کس کام کی میاں؟

”نوٹ:۔ ”گیر“ بھینسوں کی زیادہ دودھ دینے والی نسل
”ہیلہ“: بھینسا (بھینس کا مذکر)

دوزخ کہاں۔؟

تم بہت نیک ہو اور میں گناہ گار۔ تم مرتے ہی سیدھی
جنت میں چلی جاؤ گی اور مجھے پوچھنا پڑے گا کہ اے اللہ
تیری دوزخ کہاں ہے بتا میں خود چلا جاتا ہوں۔
اور اگر اللہ تم سے پوچھے کہ آخر تو آ کہاں سے رہا ہے تو؟

نفــرت

تم نے کسی سے محبت کی ہے ــ ؟
ہاں !
تو پھر تم نفرت بھی کر سکتی ہو ۔
تمہارا اپنا کیا خیال ہے ۔ ؟ تم نے بھی تو محبت کی ہے ۔
اور ــــ ٹھنڈی سانس ــ
کوئی جواب دینے والا نہیں ہے ۔

انسان اور پُتلے

دنیا جب سے بنی ہے آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ عورت
اور مرد کے تعلقات کیا ہیں۔؟
آدم اور حوا کی طرح صرف مٹی کے پُتلے ہی بنانا جاتا تو اچھا تھا۔
اِن مردوں اور عورتوں کو افزائش نسل و جسمانی بھوک کے
لیے جھوٹی محبت کا ڈھونگ رچانے کی ضرورت تو نہیں پڑتی۔

بھول

"تم نوید کو بھول نہیں سکتیں ۔۔؟"

"نوید ایک ایسا انسان ہے جس کو فراموش کرنا مشکل ہے۔"

"اور آصف ۔۔۔۔ ؟"

"وہ تو میرا شوہر ہے ۔"

نیچے سے اوپر

وہ سجی سنوری سر پر ٹوپی لیے ڈائرکٹر کے چیمبر میں داخل ہوئی
ڈائرکٹر نے اُسے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور کہا:
"تم میری فلم میں کام کر سکو گی۔ میں SEX پر فلم بنا رہا ہوں"
وہ جواب دیے بغیر باہر چلی گئی۔ سارے کپڑے اتار پھینکے
بالکل برہنہ ڈائرکٹر کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ ڈائرکٹر نے
پھر پہلے کی طرح اُسے دیکھا اور کہا:
"میری ہر فلم میں تم ہی کام کرو گی۔"

میری شوہر

ایک دوست نے کہا: "کمال ہے تم اپنی بیوی سے اس قدر ڈرتے ہو۔ جیسے وہ شوہر ہو۔ اس نے کہا جب میں نائیل ایر میں تھا اُس وقت کالج میں اردو پڑھانے کے لیے ایک محترمہ کا تقرر ہوا تھا۔ ایک دن اُن کا لیکچر سُن کر حیرت ہوئی کہ وہ صیغۂ مذکر میں بات کرتی ہیں جیسے میں آیا۔ میں کہہ رہا ہوں"۔ دوسرے دن انھوں نے کہا۔" میں نے کیا سمجھا یا تھا" میں نے فوراً جواب دیا۔" میں سمجھی نہیں تھی۔"

کلاس میں ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا۔ اور۔ اور۔۔۔۔ اور کیا۔۔؟

" وہی صیغۂ مذکر "میری شوہر" ہے۔

صفر کے نام

ایٹم

نیوٹران ۔ نیوٹران

پروٹان ۔ پروٹان ۔ پروٹان

الکٹران ۔ الکٹران ۔ الکٹران ۔ الکٹران

نیوکلس

ڈاروِن ۔ ڈارون

ارتقار ۔ ارتقار ۔ ارتقار

بندر ۔ بندر ۔ بندر ۔ بندر ۔

آدم

اُس نے ایک معصوم شریف لڑکی سے محبت کی تھی اور
آج بھی وہ شریف معصوم لڑکیوں سے محبت کرتا ہے جب
محبت کی تھی تو وہ چاہتا تھا اُسی سے شادی ہو۔ اس سے
شادی نہ ہوئی تو وہ بہت غمگین ہو گیا تھا ـــ اور اب
وہ چاہتا ہے کہ شادی کسی اور سے ہو ـــ اور معصوم شریف
لڑکیوں سے آج بھی وہ محبت کرتا ہے۔

تلاش

سوچو تم نے کتنے عشق کیے ہیں۔
بہت — مجھے تو ہر لڑکی کا چہرہ۔ اس کا جسم، ایک —
جیسا ہی لگتا ہے۔ نہ کوئی لمس کا فرق نہ جسموں کی بو میں
کوئی خاص بات نہ انداز جدا گانہ —
پھر بھی تم ہر شام ایک نئی لڑکی کی تلاش میں رہتے ہو۔؟

خوشبو

آج تو سگریٹ مت پیو
آج ہماری شادی کی سالگرہ ہے — رات بھر
enjoy کریں گے۔
منہ سے بہت گندی بو آتی ہے۔
آخر تم سگریٹ کیوں پیتے ہو؟
اُس نے کہا — کیوں کہ میں شراب نہیں پیتا۔

عورت ایک کتاب

وہ اس کے قریب سے قریب تر آتا گیا۔ زندگی بھر ساتھ نبھانے
اور غم اور خوشی میں ساتھ رہنے کی قسموں اور وعدوں کے بعد
۔۔۔ ایک رات جب اس کے گھر پر کوئی نہیں تھا۔ اس نے
کتاب پڑھ ڈالی۔ صبح جب وہ کمرے سے نکلا۔۔۔ تو اس
نے شوبھا سے کہا۔

"میں تم سے شادی نہیں کروں گا۔ کیوں کہ تم بہت جذباتی
ہو اور میں......"

شوبھا نے کہا "ٹھیک ہے شادی مت کرنا مگر جب تک
تمھاری شادی نہ ہو جائے اسی طرح ملتے رہنا۔"

گناہ گار کون؟

کیوں آج بہت احتیاط سے کام لے رہی ہو، کیا بات ہے؟
سوچ رہی ہوں کہ میں نے اپنا سب کچھ آپ کو سونپ دیا ہے
میں کتنی گناہ گار ہوں۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ یہ اس کی امانت
ہے۔ جو میرے لیے دنیا میں محنت و مشقت کر رہا ہے تاکہ
مجھے عیش و آرام کی ہر چیز دے سکے۔

ملٹری ایریا

کتنا سکون اور کتنی خاموشی ہے اس علاقہ میں۔!
یہ ملٹری ایریا AREA ہے۔ اگر انھیں لڑائی جھگڑے والے
محلوں میں رکھا جائے گا تو یہ محاذ پر جا کر کیا خاک لڑیں گے؟
کیا اسی لیے خاص طور سے انھیں پرسکون محلوں میں رکھا
جاتا ہے؟

اندازِ تخاطب

"SISTER" مجھے "آپ" سے محبت ہوگئی ہے۔ دواخانے سے DISCHARG ہونے کے بعد میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔

اگر تمھیں مجھ سے محبت ہوگئی ہوتی تو تمھارا اندازِ تخاطب بدل جاتا۔؟

خوبصورت بیماری

پہلے تو تم اچھے خاصے صحت مند تھے۔ اِس دوسری
شادی کے بعد سے اکثر بیمار رہتے ہو۔ کیا وجہ ہے۔؟
اگرچہ تمھیں خوش وخرّم رہنا چاہیے تھا کیوں کہ یہ
بیوی بہت خوبصورت اور کم عمر ہے۔
بیماری کی یہی تو وجہ ہے۔

انتظار

آخر تم کب تک اسی طرح انتظار کرتی رہو گی۔
جب تک میری خواہشات کے سوتے سوکھ نہ جائیں۔
شاید اس کے بعد انتظار میں اور شدت پیدا ہو جائے

ہمارا محسن

گدھے کو دیکھ کر ایک دوست نے کہا۔

اگر گدھا نہ ہوتا تو بڑی پریشانی ہوتی — لوگ بے وقوفی کی مثال کیسے بناتے؟

دوسرے نے کہا

"ہاں یار گدھا ہمارا محسن ہے۔"

تقلید

تاج محل جس نے بنایا وہ اہم ہے۔
یا جو تاج محل توڑے گا وہ اہم ہو گا
دونوں بھی غیر اہم۔ اہم وہ ہے جس نے سب سے پہلے
تاج محل کی تعریف کی تھی اور آج تک دنیا اس کی
تقلید کر رہی ہے۔

چھوٹا انسان

انسان اور سایہ کا رشتہ کیا ہے؟ شام ہوتی ہے تو سایہ بڑا ہوتا جاتا ہے ۔ اپنے بیٹے سے رائے لیتے ہوئے باپ نے کہا ۔

اور شام ہر چیز کی ہوتی ہے ۔ عروج کی بھی شام ہوتی ہے غم کی بھی شام ہوتی ہے ۔

جب زندگی کی شام ہوتی ہے تب بھی ہوتا ہے ۔ سایہ بڑا اور آدمی چھوٹا ہوتا جاتا ہے ۔

حسین موڑ

زندگی کہاں لا کے چھوڑ گئی۔ اگر کوئی چوراہا ہوتا تو کس راستے پر جانا ہے سوچتا۔ مگر یہ موڑ ہے جہاں والدین نے لا کھڑا کیا ہے۔ اگر موڑ حسین ہوتا تو بغیر سوچے سمجھے قدم اٹھاتا رہتا۔ مگر یہ موڑ بدصورت ہے۔ موڑ خوبصورت ہو یا بدصورت۔ بہرحال مقصد افزائش نسل ہے اور ہر موڑ چاہتا ہے کہ اس کے راستے سے قدم جما کر گذرا جائے۔ بہتر تو یہی ہے کہ میں آنکھ بند کیے قدم جماتا رہوں۔ میری نہ سہی موڑ کی خواہش کی تسکین ہوگی۔ اس موڑ کا کیا ہو رہا ہوگا نیس پر قدم جمائے میں ساری زندگی چلنا چاہتا تھا۔ کیا وہ بھی میرے تصور میں آنکھ بند کیے چلنے والے کے قدم گن رہی ہوگی۔
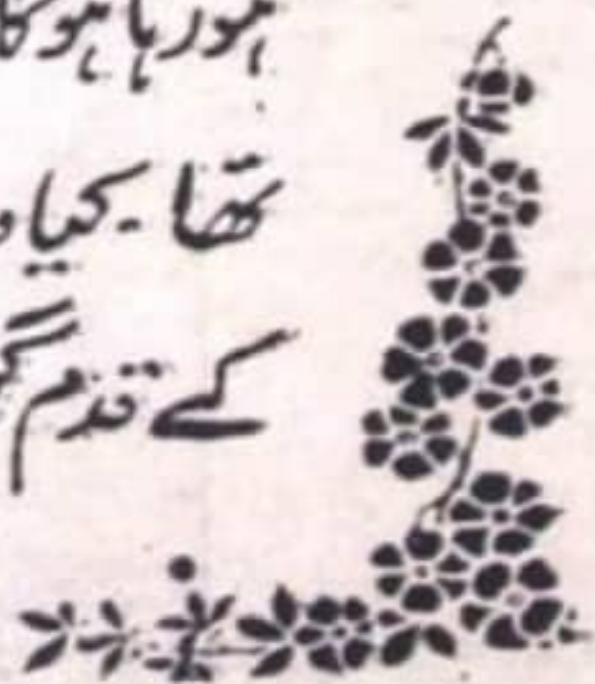
پُرانا وقت

ڈیڈی یہ دیوار پہ لگی گھڑی کتنی پرانی ہے ؟
ہاں بیٹیا — یہ ہمارے دادا حضرت قبلہ کے زمانے کی ہے
اور آج تک چل رہی ہے ۔
چل تو رہی ہے مگر بہت OLD ہے ۔ اِسے بدل ڈالیے
اور نئی QUARTZ بہترین ڈیزائن کی میں خرید لاتا ہوں
وہ لگائیے اِس کو پھینک دیجیے ۔
بیٹے گھڑی سے زیادہ پرانا تو وقت ہے ۔

علامت

چھپکلی کے سر میں چمبیلی کا تیل۔ کیڑے مکوڑوں کو کہاں نصیب ہے۔ ریت کی دیوار ریزہ ریزہ۔ مرغ چونچ میں لیے سورج کا زرد چہرہ۔ تپتی سلگتی دھوپ ہے۔ سراب کا ایک سلسلہ در سلسلہ۔ چہرے پر مل کر ملامت کا راگ گا رہی ہے زندگی، چترا سنگھ کی آواز آرہی ہے۔ جگجیت کے طبلے پر اتر آیا ہے چاند۔ ایک غزل گا رہا ہے چاند۔

یہ کیا بکواس ہے۔

یہ علامتی افسانہ ہے جاہل۔

بندر پال

آپ افسانہ کس کے لیے لکھتے ہیں. کسی کی سمجھ میں نہیں آتے ۔۔؟

"لکھتا اسی لیے ہوں کہ سمجھ میں نہ آئے اور جو یہ کہتا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتے وہ بھی اس بات کو مان رہا ہے کہ کچھ تو ہے جو سمجھا جا سکتا ہے۔ ناسمجھ کے پیچھے پوشیدہ سمجھ کو کون سمجھے گا۔ اور اگر میں ایسے افسانے لکھوں جو سمجھ میں آجائیں تو مجھے بڑا افسانہ نگار کون مانے گا۔"

"تو پھر آپ ایک بندر پال لیجیے اور اُسے سنایا کیجیے۔"

فن

زندگی فن ہے اور فن جیسے کہتے ہیں کبھی اچانک کسی تیز و تُند ہوا کے جھونکے کی طرح نازل ہوتا ہے اور تب فن کار خود اپنی ذات کی آگاہی حاصل کرتا ہے۔ زندگی کے پریشان کن لمحوں سے نکل کر ایک فن کار کی نگاہ جانے کہاں کہاں جا پہنچتی ہے۔ وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا ہے۔ صرف ایک پتھر ہے مگر فن کار کے دِل سے پوچھیے کہ یہ پتھر کسی صنم کسی دیوتا سے کم ہے۔ وہ لمحات جو زمین پر اُتر کر ایک فن کار کے دل کی دھڑکن بن جائیں، وہ اُس کی زندگی کا اثاثہ ہیں۔ وہ لمحہ محبت کے جھلملاتے لطیف دپُر مسرت لمحہ کوئی مجھ سے اُن پُر مسرت لمحوں کے بارے میں پوچھے... بچپن کی راہ گزر پر دوڑتے ہوئے میں نے اپنے ماں باپ کو کھو دیا۔ اور میں ٹھٹک کر دو راستوں پر کھڑا اُن کے جسموں کا عکس اور اُن کی آواز

کا انتظار کرتا رہا اور وقت بڑی تیزی سے میرے قریب سے ہو کر گذر گیا۔ اپنی مختصر زندگی میں مَیں نے وہ سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ اپنوں کے وار سہے ہیں۔ ایک ہستی نے ان زخموں پر اپنے نرم ہاتھ رکھ دیئے اور لگا کہ زندگی واقعی آسمان کے کناروں پر جھلملاتے ہوئے سات رنگوں کی طرح رنگین ہے اور پھر یہ سات رنگ میرے دوست کی زندگی میں بھر دیئے گئے۔ زندگی فن ہے اور وہ ہستی — ؟؟

اسپیڈ بریکر

میں تم سے نہ کہتا تھا دواخانہ چلنے کی ضد نہ کرو۔
مگر مجھے درد بہت آرہے تھے میں کیا کرتی۔
آخر آدھے راستے سے لوٹ آنا پڑا اور شرمندگی بھی ہوئی
کیا آٹو رکشہ والا آہستہ نہیں چلا سکتا تھا۔
وہ آہستہ ہی چلا رہا تھا بے چارہ۔ شہر میں اسپیڈ بریکر
جو بہت ہیں۔
اب اسپیڈ بریکر گھر میں بھی لگانا پڑے گا۔

روشنائی

شاعر، ادیب نقاد تمہارا بہت ذکر کرتے ہیں حالانکہ تم نے
اردو ادب کو کچھ بھی نہیں دیا۔
ہاں مگر انھیں شراب پلاتا رہتا ہوں۔
کیا یہ اردو ادب کی خدمت ہے۔؟
خدمت خادم کیا کرتے ہیں۔ میں تو کسی طرح ادب میں زند
رہنا چاہتا ہوں۔
بغیر کوئی تخلیقی کام کیے۔
یہ حلق سے اُتری اور تخلیقی کام شروع۔
یہ سب پی کر ہی تو لکھتے ہیں اور میں پلاتا ہوں۔ اُن کے ذہنو
کے قلم کی روشنائی شراب ہے۔

خود سے ملنے کو...

رات کے بارہ بج رہے ہیں اس طرح اپنے گھر کی سیڑھیوں
پر بیٹھے کس کا انتظار کر رہے ہو؟
صبح کا۔
اور جب گراؤنڈ پر تم صبح کھیل ختم ہونے کے بعد بیٹ ہاتھ میں
لیے بیٹھے تھے اور میں نے پوچھا تھا۔ "کیوں اس طرح خاموش
بیٹھے ہو" تو تم نے کہا تھا۔
شام کا انتظار کر رہا ہوں۔
تب سچ کہا تھا یا اب سچ کہہ رہے ہو؟
تب بھی جھوٹ کہا تھا اور اب بھی جھوٹ ـــــ مجھے
اپنے آپ کا انتظار ہے۔

اندھیرا

کھڑکی سے باہر کیا دیکھ رہے ہو — !!!
اپنی تلاش میں ہوں ۔
اس اندھیرے میں خود سے مل بھی پاؤ گے — ؟
شاید ایسا میرے ساتھ جلد ہو ۔
تعجب ہے، تم اپنے آپ کو کائنات کے اجالوں میں
کھو کر دنیا کے اندھیروں میں تلاش کر رہے ہو ۔

صفر

نقطہ مقام بدلتا ہے تو وہاں خمیدہ خطوط سے تصویریں
اور تحریریں جنم لیتی ہیں۔ اور پھر بات پدما یانی، اور
داستانِ امیر حمزہ تک جا پہنچتی ہے۔
اور جب نقطہ جگہ گھیرتا ہے تو ۔۔ ؟
بے معنی ہو جاتا ہے چاہے وہ جتنی بھی جگہ گھیرے۔

آخری چکّر

اپنے آپ سے بیزار ہوگیا ہوں میں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ شاید میں چوری ہو گیا ہوں۔ ورنہ میں روز روز شب کے اس کرب پر شب خون مارتا نہیں پھرتا۔ اس گردشِ شب خون کا کوئی اَنت ہوگا۔ اور اگر اَنت اس کا موت ہے تو پھر وہیں سے زندگی کی ابتدا ہوتی ہے۔ جہاں میں مَرا تھا اور وہیں سے پھر زندہ ہو جاؤں گا جہاں سے میں زندہ ہوا ہوں۔ وہیں پھر مر جاؤں گا۔ یہ سلسلہ نام بدل بدل کر صدیوں سے میرے ساتھ الگ الگ راستوں پر چل رہا ہے۔ کیا اس کا کوئی حل ہو سکتا ہے؟ آخر کب تک کسی نام سے ہی، میں اس کو پا تو لوں شاید اب کی بار لوٹ کر آؤں تو وہ ضرور میری شریکِ سفر ہوگی۔ مگر یہ میرا ساتواں چکر ہے۔ کیا پھر میں لوٹ کر اُس کے لیے اِس دہر میں واپس آ سکوں گا؟

فسوس

صبح کا وقت تھا۔ موذن کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی۔
میں سویا ہی کب تھا۔ تھکن کا ایک جھونکا تھا۔ جس کو
میں نیند سمجھ بیٹھا۔ اس کا خیال میرے دماغ میں ہلچل مچا
رہا تھا۔ اس کو گئے ہوئے دو سال بیت چکے ہیں۔ وہ دبئی
میں ہے اور بڑے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ مگر
نہ جانے کیوں جی اُس کی یاد میں اپنا ہر ہر لمحہ برباد کر رہا ہے۔
لمحات گذر جائیں گے تو افسوس کروں گا کہ لمحات کی قدر
کرنا اور زندگی سکون سے گذار لیتا تو اچھا تھا۔ کیا اچھا
اور کیا بُرا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ افسوس رہ جائے کہ کوئی لمحہ
پر سکون گذرا تو کیوں؟ کیا میں اُس لمحہ اُس کو بھول گیا تھا
اِس بات کا بھی تو افسوس ہو سکتا ہے۔

حادثہ

قریب آکر رکتی ہوئی موٹر سائیکل کی آواز سے وہ چونکا اور اس کے
خیالات کا تانا بانا ٹوٹ گیا۔ اُس نے کوشش کی کہ وہ اس
سلسلے کو پھر سے جوڑے، مگر کامیاب نہ ہو سکا۔

پھر قریب آکر رکتی ہوئی موٹر سے وہ چونکا اور خیالات کا
سلسلہ پھر سے جوڑنا چاہا۔ مگر اب بھی ناکامی ہوئی۔ اُس نے
نئے مسئلے پر سوچنا شروع کر دیا۔ وقت زریں مستقبل کی پیش
گوئی کر رہا تھا۔

ٹرک قریب آکر رکی تھی۔ پھر سلسلہ ٹوٹ گیا۔ جب دوبارہ
اُس نے اپنے خیالات کا سلسلہ جوڑنا چاہا تو اپنے آپ
کو دواخانہ میں پایا۔

کون بڑا۔؟

تم ہند و پاک کی صفِ اول کی نقاد ہو۔ اگر میں تمھیں دھوکا دے دیتا اور تم سے شادی نہیں کرتا تو آج جو فخر مجھے حاصل ہے کہ میری بیوی اتنی بڑی نقاد ہے۔ اس سے محروم رہ جاتا۔

مگر یہ فخر تو حاصل ہو جاتا کہ میری محبوبہ بہت بڑی شاعرہ ہے ـــ

نیک انسان

مولوی صاحب مغرب کی نماز پڑھا کر گھر جا رہے تھے۔ اُن کی نگاہ سڑک کے کنارے پڑے ہوئے جذامی پر پڑی، بُرا سا منہ بنائے وہ اور پرے ہٹ کر چل دیے۔ اُن کے پیچھے ایک شرابی نشہ میں چور جھومتا ہوا چلا آرہا تھا۔ وہ جذامی کے پاس رُک گیا اور اُس سے پوچھا۔ "کیوں بہت چڑھ گئی ہے؟ کیا کرتا ہے، چل میں تجھے گھر چھوڑ دیتا ہوں۔"

فقیر نے کہا: "میرا گھر کہاں؟ میں معذور ہوں، پہلے مسجدوں کے چندے جمع کیا کرتا تھا۔"

شرابی نے جیب میں جتنے پیسے تھے اُسے دیتے ہوئے کہا۔ "آئندہ سے مت کرنا"۔ اور چلا گیا۔

سفارش

میں شکایت کردوں گا کہ یہ مذہبی لوگ تیرا نام لے کر ہمیں بھی
دھوکا دیتے تھے۔
فرشتے سفارش کریں گے کہ یہ لوگ گھر گھر جا کر دوشیزاؤں
کو قرآن شریف پڑھاتے تھے۔
مگر کس دل سے—؟
یہ خدا نہیں جانتا—؟

جواز

منیجر صاحب میں آپ کے بینک کا SHARE HOLDER ہوں۔ قرض LOAN لینا چاہ رہا ہوں۔ مگر سود اس لیے نہیں دوں گا کہ ہمارے پاس سود جائز نہیں ہے۔

آپ کو قرض لینا ہے تو سود دینا ہی پڑے گا۔

کچھ اس طرح نہیں کیا جا سکتا کہ میرے DIVIDEND کی رقم مجھے مت دیجیے۔ نہ میں سود دوں گا، اور نہ ہی میں DIVIDEND لوں گا۔ آپ میرے DIVIDEND سود کی رقم میں کاٹتے جائیے گا۔

مولانا بات تو ایک ہی ہے آپ DIVIDEND لے کر اسی رقم سے آپ کے قرضہ کا سود ادا کر دیجیے گا۔

نہیں — ایسا کیجیے گا کہ میرے DIVIEND کی رقم آپ میرے قرض کے سود کے کھاتے میں جمع کر لیا کیجیے گا

INDIRECTLY تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ تو آپ سود
دے رہے ہیں اور سود لے بھی رہے ہیں۔ یہ DIVIDEND
آخر کیا ہے۔ سود ہی تو ہے۔
ہاں نا ــــ مگر ہماری جماعت کے لوگ تو یہ سمجھیں گے نا کہ
میں سود لیتا بھی نہیں اور سود دیتا بھی نہیں۔ اس طرح
میرے DIVIDEND مجھے ملتے رہیں گے۔ آپ کا سود آپ
کو ــــ
تو کیا سود کو ناجائز آپ کی جماعت نے قرار دیا ہے۔؟

خُدائی

اُسے ٹھوکر لگی تو خون نکل آیا، جبکہ وہ دن رات عبادت کرتا ہے۔ مجھے ٹھوکر لگی اور ایک روپیہ مل گیا جبکہ میں دن رات شراب پیتا ہوں" جس وقت اُسے ٹھوکر لگی اس وقت اُس کی قسمت میں موت لکھی تھی، مگر چونکہ وہ عبادت کرتا ہے اس لیے ہم نے ذرا سا خون نکال کر اُس کی موت ٹال دی اور جس وقت تجھے ٹھوکر لگی اس وقت تیری قسمت میں بادشاہت لکھی تھی، مگر ہم نے تجھے ایک روپیہ دے کر ٹال دیا"

کیا تجھے پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ وہ عبادت کرے گا اور میں شراب پیوں گا۔؟

جائز اولاد

آپ آنکھ بند کر کے اسے اپنی بیٹی دے دیجیئے۔ وہ اپنے باپ کی طرح بدمعاش بدکردار اور عیاش نہیں ہے۔ وہ بہت ہی شریف لڑکا ہے۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر وہ واقعی شریف ہے تو پھر وہ ناجائز اولاد ہے ورنہ اسے اپنے باپ کی طرح بدمعاش بدکردار اور عیاش ہی ہونا چاہیے تھا۔ ناجائز شریف کو دینے سے تو بہتر ہے کہ جائز بدمعاش کو اپنی بیٹی دی جائے۔

عزّت دار

ہجوم کو ہٹاتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔ دو گدھے کھڑے ہوئے تھے اُن پر دو مدرسوں کو بٹھانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ کوئی کہہ رہا تھا "اُن کے منہ کالے کرکے بٹھاؤ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو"۔ کسی نے کہا "مدرس قوم کے معمار ہوتے ہیں اُن کو گدھوں پر بیٹھانا بُری بات ہے"۔ ایک صاحب نے کہا۔ "انسان بہرحال انسان ہے چاہے وہ مدرس ہو۔ جہاں مخلوط تعلیم ہوتی ہے وہاں ایسا ہوتا ہی ہے"۔ ایک عمر رسیدہ آدمی نے کہا۔ "ایسی حرکت چھپی چھپی۔ یہ شادی کیوں نہیں کر لیتے"۔

وہ یہ کہتا ہوا ہجوم سے باہر آ گیا۔

"یہ لوگ گدھے کی بے عزتی کرنے پر کیوں تُلے ہوئے ہیں"۔

صحیح یا غلط

جغرافیہ کے نئے ماسٹر صاحب سب غلط پڑھاتے ہیں۔
"زمین پر ۳/۴ حصہ پانی ہے۔"
پھر بھی ہر صبح پانی کے لیے نمبر لگانا پڑتا ہے۔
"ہندوستان میں ۷۵٪ کاشت کار ہیں۔"
پھر بھی باقی کی ۲۵٪ آبادی کے لیے اناج ناکافی ہوتا ہے۔
میں نے تاریخ کے ایک ٹیچر کی شکایت کی تھی۔ وہ پڑھا رہا تھا کہ "اورنگ زیب بہت اچھا بادشاہ تھا۔" تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اُسے نوکری سے نکال دیا۔ اب اس کی شکایت بھی کرنی پڑے گی۔

بھروسہ

تم سروس نہیں کرتے ہو۔ یہ آٹھ بال بچے، گھر کس طرح چلتا ہے ؟

اللہ چلا رہا ہے

اچھا تو میں بھی سروس چھوڑ دیتا ہوں اور تم تمھارے اللہ سے مجھے ملا دو۔

رکھیل

اگر کوئی مرد کسی سے نکاح کیے بغیر اپنے ساتھ رکھ لے تو
وہ اس کی رکھیل کہلاتی ہے۔
اگر کوئی عورت کسی سے نکاح کیے بغیر اسے اپنے ساتھ
رکھ لے تو وہ اس کا کیا کہلائے گا۔؟
رکھیل ہی کہلائے گا
وہ کس طرح
جس طرح اسی سے ٹھنڈا اسی سے گرم۔

جمہوریت

انتخابی مقابلہ میں گھوڑا اور شیر بھی تھا۔ مگر گدھے کا
انتخاب ہوا۔
میرے حساب سے تو جنگل کی صدارت کے لیے شیر کا ہی
انتخاب ہونا چاہیے۔
ہاں، مگر انتخاب اکثریت کی بنیاد پر ہوا ہے۔

چاکلیٹ ہیرو

تمھارے ڈیڈی بہت اچھے ہیں۔ روز رات کو ہمارے گھر آتے ہیں اور میرے لیے چاکلیٹ لاتے ہیں۔ اور ممی کے لیے چپٹی شیشی میں کھانسی کی دوا لاتے ہیں۔

کیوں — تمھارے ڈیڈی اچھے نہیں ہیں؟

نہیں — وہ روز رات کو نہیں آتے، بہت دنوں کے بعد آتے ہیں اور چاکلیٹ نہیں لاتے۔ خوب سارے کھلونے لاتے ہیں اور ممی کے لیے کھانسی کی دوا نہیں لاتے۔ کپڑے گھڑیاں ٹیپ ریکارڈر اور اسپرے لاتے ہیں۔

قاضی جی

بڑے شرم کی بات ہے تم بہنوئی کے ساتھ بھاگ
آئی ہو۔
قاضی صاحب — اگر آپ عورت ہوتیں اور اپنی اس
بہن کے ساتھ رہتیں جسے شوہر سے فرصت ملے تو
سوچتے کہ گھر میں ایک جوان بہن بھی ہے تو آپ
ایسا نہیں کرتیں بہن کی سوتن بن کر رہتیں، اور
جواز پیدا کر لیتیں۔

درسِ قومِ لوطؑ

آپ نے اتنے یقین سے کیسے کہہ دیا کہ میں دینی
مدرسہ میں معلم ہوں۔

کل دروازے کی سانس سے میں نے دیکھا کہ آپ ایک
طالبِ علم کو درسِ قومِ لوطؑ کا ٹیوشن دے رہے تھے

"کون ہو تم" اندر آتی ہوئی لڑکی سے منیجر نے پوچھا۔ لڑکی جواب دیے بغیر اس کی جانب بڑھتی رہی۔ منیجر کو یاد آیا یہ وہی لڑکی ہے کل جس نے شیلا کے ساتھ انٹرویو دیا تھا۔ شنکر راؤ کی سفارش پر شیلا کو رکھ لیا گیا ہے۔

"اس وقت یہاں کیوں آئی ہو؟" لڑکی نے کہا "شیلا بھی پرسوں اسی وقت شنکر راؤ صاحب کے گھر گئی تھی۔"

آگ

ستی کی رسم کے خاتمے کے ساتھ ہی ایک سے زیادہ
شادیوں کو معیوب سمجھنے والے ذہنوں کو زندہ جلانے
کی رسم شروع کی جاتی تو میرا خیال ہے عورت جسم
کی آگ بجھاتی ادھر ادھر نہیں پھرتی۔
مطلقہ خواتین بل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
وہی —!

دوسری شادی

بہو اس حادثہ کے بعد تمھیں اولاد ہونا ممکن نہیں ـــ
ہماری نسل یہاں پر ختم نہ ہو جائے ۔ اس لیے میں چاہتی
ہوں کہ الطاف کی دوسری شادی کروا دوں ویسے تمہارا
مقام گھر میں وہی رہے گا جو آج ہے ۔
اگر ایسا کوئی حادثہ الطاف کے ساتھ پیش آجاتا تو کیا
اولاد کی خاطر آپ میری بھی دوسری شادی کروا دیتیں اور
اور کہتیں کہ الطاف کا مقام اُس گھر میں وہی رہے گا جو
آج ہے ـــ ؟

مساوی حقوق

آپ بہت تھک جاتے ہیں۔ یا میری خاطر خود پر جبر کرتے ہیں —

تمھیں کیسے اندازہ ہوا۔؟

ہماری شادی آج سے ۵ سال قبل ہوئی تھی اس وقت آپ میں جو اُتاؤلہ پن تھا وہ آج بالکل نہیں۔

آدمی ایک راستہ پر چلتے ہوئے بور بھی تو ہو جاتا ہے۔

اور اگر عورت بور ہونے لگے تو —— ؟

بالغ کون۔؟

نوید .M.Sc ہونے کے باوجود لگتا ہے ابھی ذہنی طور پر بالغ نہیں ہوا ہے اور الماس اس سے کم عمر ہونے کے باوجود ذہنی طور پر بالغ لگتی ہے۔

ہاں، لڑکیاں جلد ذہنی طور پر بھی بالغ ہو جاتی ہیں اسی لیے دو بھائیوں میں اختلاف پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

۸-۹
ج-ے/۵۱

کینوس

تمھاری آنکھوں میں کس کی تصویر ہے — ؟
کئی تصویریں ہیں۔ میری آنکھوں کا کینوس بہت بڑا ہے۔
کئی تصویریں بنانے کے بجائے ایک ہی بڑی تصویر بنا دیتا۔

آنکھیں

تم خوب صورت لڑکوں کو اس طرح دیکھتے ہو جس
طرح لڑکیاں دیکھتی ہیں۔
جب سے ڈاکٹر نے لڑکی کی آنکھیں لگائی ہیں اُس
وقت سے کوئی لڑکی مجھے خوب صورت لگتی ہی نہیں۔

کمزوری

کیا وہ اردو ٹھیک سے نہیں بول سکتا جو بار بار ٹوٹی پھوٹی انگلش بول رہا ہے ۔؟

انگلش بولنا اس کی کمزوری ہے اور اس وقت وہ نشہ میں بھی ہے ۔ میرے ایک دوست کو تیرنا نہیں آتا جب وہ نشہ میں ہو ۔ آپ اُس کے سامنے زمین پر تھوکیے وہ کپڑے اتار کر اس میں تیرنا شروع کر دے گا اور ڈوبنے کے خوف سے چلّائے گا بھی ۔

احساسِ کمتری

وہ ہم لوگوں کے ساتھ ہی DINNING TABLE پر بٹھا دیا گیا۔
اُس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی۔ ہم میں سے کسی نے
اُس کی طرف توجہ نہیں دی اور نہ ہی ہم میں سے کسی کو بھی
اپنی برتری کا احساس ہوا۔ وہ اچانک بیرے سے مخاطب
ہو کر کہنے لگا:
"ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز۔" اور پھر
کھانے میں مصروف ہو گیا۔
تھوڑی دیر بعد اُس نے پانی کا اشارہ کیا تو ایک بیرے
نے دوسرے سے کہا۔
"اسے، ایاز صاحب کو پانی دے۔"

سرہانے کی ناگن

تم نے اپنی بیوی کو طلاق کیوں دی ؟
ناگن رات دن مدن مست کے بدن سے لپٹی رہنا
چاہتی تھی، آخر میں کیا کرتا ؟
اور تم نے — !
ناگن مدن مست کی بو سے دور بھاگتی تھی آخر
میں کرتا کیا — ؟

فکر

مستقبل کے بارے میں سوچ کر فکر مند ہو جاتا ہوں، رات بھر نیند نہیں آتی۔ بچپن کا معصوم دور بڑا اچھا تھا۔ تب نہ مستقبل کے اندیشے تھے نہ کوئی فکر۔

جب کبھی تو تمہاری فکر کسی کو ہوتی ہو گی۔ شاید تمہارے والدین کو۔۔۔

نہیں۔ والدین کو ہوتی تو وہ دونوں ایک ایک سال کے وقفے سے نہ رحلتے۔

تو پھر آج تک جو کچھ ہوا ہے کیسے ہوا۔

سب کچھ خدا کی طرف کی بات ہے۔ اس کو فکر تھی میری۔

تو کیا آج تمہارا خدا بے فکر ہو گیا ہے۔

عرس

کیا بات ہے ۔۔ ؟ میرے دل نے سوال کیا مگر جواب کون دے سکتا تھا ۔۔!

میں اپنے ہی محلے میں ہوں ۔۔ یا میرے قدموں نے آج مجھے دھوکا دیا ہے ۔۔۔ ؟

مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے بھلا ۔۔ ہر چیز دھوکا دے سکتی ہے ۔۔۔ میرے قدم ۔۔۔!!! کبھی دوسرے راستے پر نہیں اٹھتے ۔۔ میں نے اپنی بیوی کے چہرے کی طرف دیکھا ۔ آج اس کے چہرے پر کس قدر سکون ہے ۔۔ تعجب ہے ۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے بھلا ۔۔ خاموشی ۔۔ سکون ۔۔۔ اور بیوی کا چہرہ ۔ مدت کے بعد میں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا ۔۔ گھر کے اطراف بھی سکون ہے ۔۔ سورج کا چہرہ بھی میری طرح حیرت زدہ ہے ۔۔ یہ میرا ہی محلہ ہے ۔۔ ؟

نہ عورتوں کے لڑائی جھگڑے۔ نہ گالی گلوچ۔ نہ ایک دوسر
کو سڑک پر........! اور نہ ہی وہ گلی کے بچے جن کے رشتے
دیکھتے دیکھتے ایک دوسرے کی بہنوں سے........

"اتنا سکون اس قدر خاموشی"۔ بیوی کے چہرے
پر بڑی دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی۔

"آج سارا محلہ عرس شریف میں گیا ہوا ہے۔"

جاندار مٹی کا ڈھیر

اس نے مزار کا بوسہ لیا۔ غلاف پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر پھیرا اور اس طرح مطمئن باہر نکلا جس طرح کوئی مسلمان نماز جمعہ کے بعد مسجد سے باہر نکلتا ہے اور پھر مجھ سے مخاطب ہو کر بولا۔ ہاں، میں کہہ رہا تھا کہ اچھے خاصے تعلیم یافتہ لوگ مورتی کی پوجا کس طرح کرتے ہیں۔ بے جان پتھر انھیں کیا دے سکتا ہے۔؟

میں سوچنے لگا مندر اور درگاہ کا فرق اسے کس طرح سمجھاؤں۔

صندل

عصر کی اذان ڈھول تاشوں کی آواز میں کہیں دب گئی۔ میں نے ٹوپی سنبھالی اور یہ سوچتا ہوا باہر نکلا کہ سالِ گزشتہ کی طرح اس سال بھی فساد نہ پھوٹ پڑے۔ باہر آکر دیکھا تو گنپتی کا جلوس نہیں بلکہ مرمریں تخت دولہا ؟ کا صندل تھا۔ میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ مسجد میں موذن کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ میں وضو کرتے ہوئے سوچنے لگا کہ اپنے گاؤں میں نماز فرض ہے اور بزرگان دین کی سرزمین پر صندل ...

عقیدہ

تم یا تو اسلام دشمن ہو یا پھر زاہد حسن خان کے دشمن ہو، اسی لیے تم نے رشوت دیکر اپنی اسکوٹر کا نمبر ۷۸۶ لیا ہے تاکہ نمبر پلیٹ پر کتے ٹانگ اٹھا کر پیشاب کریں۔

نسخۂ عمرِ دراز

زندگی بہت مختصر ہے
زیادہ دن زندہ رہنا چاہتے ہو تو پیشاب پیو، صحت مند
رہو گے اور عمر بھی بڑھ جائے گی۔
جو مادہ جسم کے لیے ناکارہ ہوتا ہے۔ اُسے جسم خارج کر دیتا
ہے۔
پیشاب پینا کہاں کی عقلمندی ہے۔
عقلمندی نہیں بے غیرتی ہے۔
اور زیادہ دن زندہ رہنا —؟

ورثہ

میرا نام میرا رکھا ہوا نہیں ہے
تم رکھ بھی کیسے سکتے تھے، ایسا ہوتا تو تم خدا سے بھی یہی
کہتے کہ تم سے پوچھ کر پیدا کرے، اور پھر سارے غریب لاولد
رہ جاتے۔

نیک نصیبہ

ہر حاملہ عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اُسے لڑکا ہی
تولد ہو۔
عورت ہوتے ہوئے بھی
طوائف کو لڑکے کی خواہش نہیں ہوتی ہوگی۔
اور اگر لڑکا ہو جائے تو ؟
اس کے نیک نصیبے کی دعائیں مانگتی ہوگی۔

"کیوں آج T.V پر NEWS دیکھے بغیر آ گئے۔"
HEAD LINES دیکھا۔ مزا نہیں آ رہا ہے۔
نہ کہیں فساد ہوا۔ نہ کوئی لیڈر شوٹ ہوا۔ نہ زلزلہ
نہ آتشد و پسندوں نے کہاں بم پھینکا۔ نہ ہی کہیں جنگ
شروع ہوئی۔
آج کی خبروں میں زندگی نہیں۔!

معنیٰ دو

صفی کے معنیٰ
پاک
اور سیفی کے معنیٰ
بد دعا

دونوں کو ملا کر پڑھا جائے تو پاک بد دعا ہو جاتا ہے۔
میں سمجھتا تھا دونوں کے معنی ایک ہی ہیں صرف تلفظ
کا فرق ہے۔
کمال ہے گدھے اور گھوڑے میں فرق نہیں سمجھتا۔!

حد

موت کیا ہے۔؟

زندگی کا اختتام

اور زندگی کیا ہے۔؟

موت کی ابتدا

اگر کسی چیز کو ختم کرنا ہے تو اس کی ابتدا نہیں کرنی چاہیے۔

جاؤ گے تو پوچھنا

اگر جواب ملے کہ جس کو تُو نے اختتام سمجھا ہے ابتدا وہی ہے؟

"گدھے کے بچے"

"مجھے منظور نہیں کہ گدھا میرا باپ کہلائے۔"

"مگر تیری ماں کو تو منظور تھا۔"

صِلہ

قحط سالی اپنے ہی گناہوں کی سزا ہے یہ تھوڑا بہت
چند نیک انسانوں کی وجہ سے کھانے کو مل رہا ہے۔
جی نہیں —
جانوروں کی وجہ سے —

بدنامی

تمھاری بیٹی بھاگ گئی اور تم ــــ؛
بدنامی ــــ!
میں غریب ــ آدمی ہوں ــــ شادی کی
بدنامی سے تو بچ گیا ــــ؛

اعتراف

میں لکھتا نہیں ہوں۔ میں لکھنا بھی نہیں جانتا،
میں لکھنا چاہتا بھی نہیں ہوں۔ میں لکھ بھی نہیں
سکتا۔ مجھ سے کوئی زبردستی لکھواتا ہے اور جب وہ
لکھواتا ہے۔ جانے کس طرح لکھنا آجاتا ہے۔ اُس سے
میری ملاقات بعض وقت روزانہ ہوتی ہے اور بعض
وقت مہینوں نہیں ہوتی اور جب وہ مجھ سے مل کر
چلا جاتا ہے تو مجھے وہ یاد نہیں رہتا۔ بالکل اسی
طرح جس طرح بعض خواب آنکھ کھلنے تک یاد
نہیں رہتے۔ صرف یہ یاد رہ جاتا ہے کہ
کوئی خواب دیکھا ہے۔

عارف خورشید